

## 3 زری پالیسی اور مہنگائی

اسٹیٹ بینک کی زری پالیسی کمیٹی نے مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران پالیسی ریٹ 7 فیصد پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔ اس پالیسی فیصلے تک پہنچنے میں بنیادی طور پر جن چیزوں نے مدد دی ان میں ملکی معیشت کی بحالی کی طرف مزید پیش رفت، کووڈ کی تیسری لہر سے ابھرنے والی بے یقینی، اور مہنگائی کی مستحکم توقعات شامل ہیں۔ طلب کے بلند تعدد (high frequency) والے ڈیٹا سمیت اقتصادی سرگرمی کے اظہاریوں نے مالی سال 21ء میں بحالی کا رجحان برقرار رکھا۔ کمرشل بینکوں سے نسبتاً زائد سرکاری قرض گیری کے حالات میں ثانوی بازار کی یافت بڑھی۔ نجی شعبے کو قرضے کے معاملے میں نجی کاروبار کے اہم اداروں نے اپنے قلیل مدتی قرضے مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ادا کر دیے جس نے سہ ماہی کے دوران بحیثیت مجموعی نجی شعبے کے قرضے کو معتدل کر دیا۔ تاہم اسٹیٹ بینک کی رعایتی نومالکاری اسکیموں، خاص طور پر ٹی ای آر ایف نے معینہ سرمایہ کاری قرضوں کا استعمال بڑھا دیا۔ جہاں تک مہنگائی کا تعلق ہے تو مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں سال بسال بنیاد پر تغیر پذیری رہی کیونکہ سہ ماہی کے دوران پست اور بلند دونوں طرح کے اعدادوشمار درج کیے گئے جس کا جزوی سبب اساسی اثر ہے۔ تاہم، مہنگائی بحیثیت مجموعی مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران سال بسال بنیاد پر اور گذشتہ سہ ماہی کے اعتبار سے بھی کمزور پڑی۔ اگرچہ قوزی مہنگائی بڑی حد تک مستحکم رہی ہے اور توانائی کی مہنگائی بلند تر، تاہم بنیادی طور پر غذائی مہنگائی میں کمی عمومی مہنگائی پر اثر انداز ہوئی۔

### 3.1 پالیسی جائزہ

مجموعی مالی حالات قرض گاری کی شرحوں میں معمولی سے اضافے کے باوجود سازگار رہے۔ مجموعی معاشی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ برآمدات میں مسلسل اضافے کے باعث نجی شعبے کا قرضہ بھی جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران پچھلے سال کے مقابلے میں بڑھا۔ معینہ سرمایہ کاری قرضوں اور صارفی مالکاری میں معقول اضافہ دیکھا گیا جس کی بنیادی وجہ پست شرح سود کا ماحول اور اسٹیٹ بینک کی رعایتی نومالکاری اسکیمیں تھیں خصوصاً ٹی ایف ایف اور ٹی ای آر ایف۔ تاہم نجی کاروباری اداروں کو مجموعی قرضے گذشتہ سال کی قابل موازنہ مدت کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں اعتبار پر آگے کیونکہ مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں 75.4 ارب روپے کے قرضے لیے گئے تھے جو رواں مالی سال کی تیسری سہ ماہی کے دوران 60.5 ارب روپے رہ گئے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ ایشیا سازی کے بعض ادارے جنہوں نے مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے

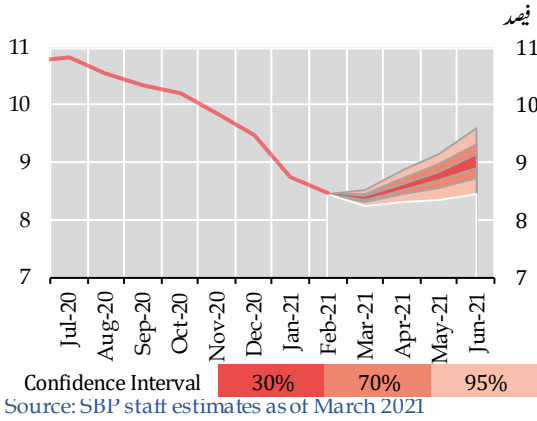
مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ملکی معیشت کی بحالی کی طرف مزید پیش رفت جاری رہی۔ کووڈ کی وبا پھوٹنے کے بعد حکومت اور اسٹیٹ بینک نے جو معاون پالیسی اقدامات کیے انہوں نے اس رجحان میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ بحیثیت مجموعی اقتصادی سرگرمی کے ڈیٹا اور صارفین اور کاروباری احساسات کے بارے میں اسٹیٹ بینک کے سرویز میں مجموعی طور پر بہتری دیکھی گئی۔<sup>1</sup> بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران 9.0 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 5.1 فیصد سکڑاؤ آیا تھا۔ نیز، طلب کے بلند تعدد والے مختلف اظہاریوں میں بحالی کا رجحان پایا گیا، مثال کے طور پر سیمنٹ، پیٹرولیئم مصنوعات، اور گاڑیوں کی فروخت۔<sup>2</sup>

<sup>1</sup> اعتماد صارف سروے نے جنوری 2021ء کے مرحلے تک بہتری ظاہر کی جبکہ مارچ 2021ء میں یہ کم ہو گیا۔ اس کے برعکس، اعتماد کاروبار اشاریے میں مسلسل بہتری دیکھی گئی۔

<sup>2</sup> سینٹ کی فروخت (dispatches) کا موازنہ گذشتہ سال سے کیا جائے تو اس نے سال بسال 4.4 فیصد نمو کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں 23.0 فیصد نمو حاصل کی۔ اسی طرح کار اور پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں بھی مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے بالترتیب 53.4 فیصد اور 21.9 فیصد کمی کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران بالترتیب 72.4 فیصد اور 22.9 فیصد اضافہ

فراہمی کے حوالے سے غیر یقینی کیفیت کا سامنا ہے۔ ان تمام وجوہات سے بحالی کا عمل سست پڑ سکتا ہے۔ کووڈ سے متعلق اس غیر یقینی کیفیت کے پیش نظر زری پالیسی کمیٹی نے محسوس کیا کہ یہ مناسب موقع ہے کہ زری پالیسی پر کچھ پیشگی رہنمائی اولین بار فراہم کی جائے تاکہ معاشی عاملین کی جانب سے پالیسی پیش گوئی اور فیصلہ سازی میں سہولت ملے۔ کمیٹی نے نوٹ کیا کہ غیر متوقع تہدیدوں کی غیر موجودگی میں اسے توقع ہے کہ زری پالیسی کی متعینات (settings) مستقبل قریب میں جوں کی توں رہیں گی۔ نیز، چونکہ بحالی زیادہ پائیدار ہوگئی ہے اور معیشت پوری استعداد تک پلٹ چکی ہے، اس لیے کمیٹی نے توقع ظاہر کی کہ معمولی سی مثبت حقیقی شرح سود حاصل کرنے کے لیے پالیسی ریٹ میں کوئی بھی ردوبدل ناپ تول کر کیا جائے گا اور وہ بتدریج ہوگا۔

### شکل 3.1: فیمن چارٹ - ص ا ق (12 ماہی حرکت پذیر اوسط)



جب زری پالیسی کمیٹی کا مارچ 2021ء میں اگلا اجلاس ہوا تب نمو کی پیش گوئی بہتر ہوگئی تھی جبکہ مہنگائی کے اعداد و شمار بڑھ چکے تھے۔ سال بسال بنیاد پر، عمومی مہنگائی جنوری 2021ء کی 5.7 فیصد سے بڑھ کر فروری 2021ء میں 8.7 فیصد اور مارچ 2021ء میں 9.1 فیصد ہوگئی۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر بجلی، شکر اور گندم کی بڑھتی ہوئی قیمتوں سے منسلک تھا، جبکہ تلف پذیر غذائی ایشیا کی قیمتیں زیر جائزہ عرصے کے دوران اعتدال پر رہیں۔ معیشت میں پیداواری فرق منفی رہنے کے

دوران بھاری قرض گیری کی تھی، خاصی مقدار میں جاری سرمائے کے قرضے واپس کر دیے۔<sup>3</sup> دوسری جانب، مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں اضافہ درج کیا گیا جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران انہوں نے خالص واپسی کی تھی، کیونکہ ٹیکسٹائل شعبے کو سہ ماہی کے دوران بنیادی طور پر ٹیکسٹائل مشینری درآمد کرنے کے لیے ٹی ای آر ایف سے فائدہ ہوا۔

مہنگائی کے معاملے میں سال بسال مہنگائی سہ ماہی کے دوران متغیر تھی۔ جب زری پالیسی کمیٹی کا جنوری 2021ء میں اجلاس ہوا تب مہنگائی کے اعداد و شمار حوصلہ افزا تھے۔ مہنگائی کا دباؤ جنوری 2021ء میں کم ہو گیا جس کا بنیادی سبب یہ تھا کہ رسدی پہلو کا دباؤ غذائی گروپ سے کم ہو گیا، اساسی اثرات پڑے<sup>4</sup> اور معیشت میں اضافی گنجائش کی موجودگی میں قوزی مہنگائی مستحکم رہی۔ مہنگائی جنوری 2021ء میں کم ہو کر سال بسال بنیاد پر 5.7 فیصد رہ گئی (جنوری 2019ء سے اب تک کی پست ترین شرح) جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 14.6 فیصد اور دسمبر 2020ء میں 8.0 فیصد تھی۔ اضافی استعداد اور مہنگائی کی مستحکم توقعات کی موجودگی میں یونٹیلٹی کی قیمتوں میں متوقع اضافے کے دور ثانی کے اثرات اور رسدی پہلو سے کسی دھچکے کے اثرات کا مہنگائی پر طویل مدتی اثر کا امکان نہیں تھا۔ چنانچہ توقع تھی کہ مالی سال 21ء میں اوسط مہنگائی پہلے سے اعلان کردہ حد یعنی 7 سے 9 فیصد کے اندر رہے گی۔ رسدی پہلو سے عارضی دھچکوں کے خدشے کے سوا اب جبکہ مہنگائی کا منظر نامہ نسبتاً سہل تھا، زری پالیسی کمیٹی نے محسوس کیا کہ زری پالیسی کا موجودہ نرم موقف واجب بحالی کو سہارا دینے کے لیے موزوں رہا ہے جبکہ اس نے مہنگائی کی توقعات کو خاصا مستحکم رکھنے کے علاوہ مالی استحکام بھی برقرار رکھا ہے۔ چنانچہ کمیٹی نے پالیسی ریٹ برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔

نمو اور مہنگائی میں سازگار پیش رفت کو دیکھتے ہوئے زری پالیسی کمیٹی نے زور دے کر کہا کہ اس منظر نامے میں خاصی بے یقینی برقرار ہے۔ خاص طور پر کووڈ کی وبا کے بارے میں کوئی پیش گوئی مشکل ہے کیونکہ دنیا بھر میں کووڈ کے واقعات اب بھی بلند سطح پر ہیں، اس وبا کے نئے روپ بھی سامنے آرہے ہیں، اور دنیا بھر کو ویکسین کی

<sup>3</sup> چاول، کھاد اور صاف شدہ پیٹرولیم کے شعبے، جنہوں نے مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں خاصے بھاری قرضے لیے تھے، زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران بھاری رقوم واپس کیں۔

<sup>4</sup> ماہ ماہ بنیاد پر جنوری 2021ء میں مہنگائی صرف 0.2 فیصد کم ہوئی۔

## زری پالیسی اور مہنگائی

کمیشن نے مارچ 2021ء کے اپنے اجلاس میں متفقہ فیصلہ کیا کہ پالیسی ریٹ 7 فیصد پر برقرار رکھا جائے (شکل 3.2)۔ نیز، بینکنگ رہنمائی کے تناظر میں کمیشن نے یہ رائے ظاہر کی کہ غیر متوقع تبدیلیوں کی غیر موجودگی میں مستقبل قریب میں زری موقف بڑی حد تک برقرار رہے گا، اور مستقبل کے اقدامات کو ناپ تول کر اور بتدریج کرنے سے متعلق جنوری 2021ء کے اجلاس کی بات دہرائی۔

### 3.2 زری مجموعے

مالی سال 21ء کے جولائی تا مارچ عرصے کے دوران رسد زر میں نمو 7.8 فیصد کی بلند سطح پر رہی۔<sup>5</sup> یہاں یہ یاد دلانا ضروری ہے کہ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران رسد زر میں کئی سال کی بلند شرح یعنی 8.5 فیصد کا اضافہ ہوا کیونکہ کووڈ وبا کے نتیجے میں بینکوں سے اعانت میزانیہ میں اضافہ ہو گیا تھا۔ خالص ملکی اثاثوں اور خالص بیرونی اثاثوں، دونوں نے زرو سنج میں اضافے میں اپنا کردار ادا کیا۔ جہاں

ساتھ ساتھ قوزی مہنگائی بدستور نسبتاً مستحکم رہی۔<sup>6</sup> بجلی کے نرخوں میں اضافے کے پیش نظر، جو اگلے مہینوں میں عمومی مہنگائی کے اعداد و شمار میں بدستور جھلکتا رہے گا، توقع تھی کہ مالی سال 21ء میں مہنگائی اعلان شدہ 7 سے 9 فیصد رینج میں بالائی حد کے قریب رہے گی۔ تاہم اس تخمینے پر غیر یقینی کیفیت برقرار رہی کیونکہ اضافے کے خطرات منڈلا رہے تھے جن میں اجرتوں میں اضافے کے مذاکرات، اگلے سال کے بجٹ میں نئے ٹیکس اقدامات، اور اجناس کے بین الاقوامی بلند نرخ شامل ہیں جو عالمی بحالی سے منسلک ہیں (شکل 3.1)۔

مزید برآں، بیرونی شعبے کی پوزیشن بھی مستحکم ہوگی کیونکہ ریکارڈ مقدار میں ترسیلات کی آمد اور برآمدات میں بحالی کی بنا پر مالی سال 21ء کے ابتدائی سات ماہ کے دوران جاری کھاتے میں بحیثیت مجموعی فاضل رقم آئی۔ ان تمام عوامل کو زیرِ غور رکھتے ہوئے زری پالیسی کے موجودہ موقف کو مناسب سمجھا گیا اور زری پالیسی

### جدول 3.1: زری مجموعے

ارب روپے

جولائی تا مارچ		سہ ماہ		
م 21ء	م 20ء	م 21ء	م 20ء	
1,622.2	1,520.0	459.4	602.7	ایم ٹو (الف + ب)
683.3	797.1	104.6	-80.9	الف۔ خالص بیرونی اثاثے
938.8	722.9	354.9	683.6	ب۔ خالص ملکی اثاثے
742.1	966.5	304.8	779.8	میزانی قرض گیری*
-1,250.7	-480.4	-664.8	260.1	اسٹیٹ بینک
1,992.8	1,446.9	969.7	519.7	جدولی بینک
-112.5	-137.2	-33.3	-108.6	اجناسی کارروائیاں
499.6	323.2	156.0	107.6	نئی شعبے کو قرضے
-22.8	3.5	6.6	5.8	سرکاری کاروباری اداروں (بی ایس ایز) کو قرضے
-180.0	-440.3	-87.1	-106.3	دیگر اجزا (خالص)
256.3	424.4	244.6	259.1	زر محفوظ
399.1	722.6	334.6	392.6	زیر گردش کرنسی
1,207.7	797.3	125.9	209.9	مانتیں

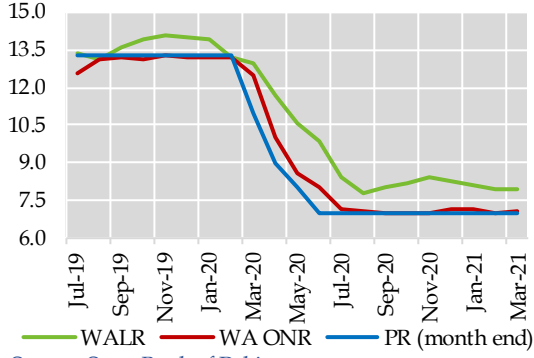
ع: عبوری

\* یہ اعداد و شمار مجموعی بنیاد پر دیے گئے ہیں۔ یہ جدول 4.1 میں پیش کیے گئے بینک کے نقد قرضے کی رقم کے مماثل نہیں۔

<sup>5</sup>مثال کے طور پر گازیوں کے شعبے میں استعداد کا استعمال کچھ یوں رہا: کاروں میں 59.1 فیصد، ملکی کمرشل گاڑیوں میں 43.5 فیصد، بسوں میں 11.9 فیصد، ٹرکوں میں 11.7 فیصد اور دو / تین پہیوں والی گاڑیوں میں 76.8 فیصد۔ یہ اعداد و شمار پنی اے ایم اے اور پاکستان اقتصادی سروے مالی سال 20ء کے ہیں۔ سینٹ کے شعبے میں استعداد کا استعمال تقریباً 77.6 فیصد، جبکہ پیٹرولیم کی صنعت میں 52.6 فیصد رہا۔  
<sup>6</sup>مالی سال 15ء تا مالی سال 19ء جولائی تا مارچ عرصے کے دوران زرو سنج کی اوسط نمو 5.5 فیصد رہی تھی۔

### شکل 3.2: اہم شرح ہائے سود کے رجحانات

فیصد



Source: State Bank of Pakistan

کے باوجود ایسا ہوا، اس کا سبب کووڈ وبا کے پس منظر میں اسٹیٹ بینک کی ری فننس اسکیموں کے ذریعے دیا گیا اضافی زری محض تھا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران اسٹیٹ بینک کی ری فننس اسکیموں کے زری بنیاد پر توسیعی اثرات 328.1 ارب روپے تک پہنچ گئے جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 133.7 ارب روپے رہے تھے۔ اسٹیٹ بینک کے خالص ملکی اثاثوں میں بڑی رکاوٹ اس بنا پر آئی کہ مرکزی بینک میں سرکاری اثاثوں میں اضافہ ہوا اور اسٹیٹ بینک کے سرکاری قرضے کی خالص ادائیگیاں ہوئیں۔<sup>9</sup> چنانچہ اس نے اسٹیٹ بینک کی رعایتی قرضہ اسکیموں اور بازار زر کے سودوں کے مشترکہ اثرات کو بخوبی زائل کر دیا۔

### میزانی قرض گیری:

مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران حکومت نے بینکاری نظام سے 304.8 ارب روپے کا قرضہ لیا جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 779.8 ارب روپے قرض لیا تھا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ گذشتہ سال بینکوں سے میزانی قرض گیری تیسری سہ ماہی کے دوران بڑھی تھی جو دراصل سرمائے کے اخراج اور کووڈ وبا کے نتیجے میں سرکاری محاصل کی وصولی میں سست روی کا رد عمل تھا۔

تک خالص ملکی اثاثوں کا تعلق ہے تو ان میں ہونے والے اضافے کی اہم وجوہات جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران جدولی بینکوں سے بدستور سرکاری قرض گیری اور نئی شعبے کی طرف سے قرضے کا بلند حصول ہے جو گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت زائد ہے۔<sup>7</sup> دریں اثنا خالص بیرونی اثاثوں میں بہتری بیرونی شعبے میں تین سازگار عوامل کارکنوں کی ترسیلات اور برآمدات میں نمو، اور سرکاری رقوم کے حصول کی بنا پر جاری رہی۔ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران خالص بیرونی اثاثے 104.6 ارب روپے بڑھ گئے جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں یہ 80.9 ارب روپے سکڑ گئے تھے (جدول 3.1)۔

جہاں تک واجبات کا سوال ہے تو مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران اثاثوں جمع ہونے کی رفتار کم ہو کر 125.9 ارب روپے تک آگئی جس میں مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران 209.9 ارب روپے اضافہ ہوا تھا۔ اس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ نفع بخش (remunerative) اثاثوں میں بحیثیت مجموعی کمی نے غیر نفع بخش اثاثوں میں نمو کو زائل کر دیا۔<sup>8</sup> نفع بخش اثاثوں میں سکڑاؤ سے شرح سود میں گذشتہ سال کی نسبت تیزی سے کمی کی عکاسی ہوتی ہے۔ اسی طرح مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران زیر گردش کرنسی میں اضافہ بھی گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں معمولی سا کم رہا۔ تاہم زیر گردش کرنسی میں نمو کی نسبت اثاثوں میں اضافہ پست رہا چنانچہ اس کے پیش نظر کرنسی اور اثاثوں کا تناسب مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران مزید بڑھ کر 42.4 فیصد کی اوسط سطح پر آ گیا جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 42.0 فیصد تھا۔ اس سے یہ بات اجاگر ہوتی ہے کہ عوام نقد لین دین کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

جہاں تک زری بنیاد (monetary base) کا تعلق ہے تو زری محفوظ کی نمو جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران سست ہو کر 3.3 فیصد رہ گئی جو گذشتہ برس اسی مدت میں 6.5 فیصد رہی تھی۔ اسٹیٹ بینک کے خالص ملکی اثاثوں میں خاصے اضافے

<sup>7</sup> تیز، مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران جدولی بینکوں سے سرکاری قرض گیری اور نئی شعبے کے قرضے دونوں میں گذشتہ سال کے اسی عرصے کی نسبت زائد اضافہ ہوا۔ تاہم نئی شعبے کے قرضے کے اجزا کے طور پر کاروباری اداروں کا قرضہ اعتماد پر آیا جبکہ صارفی مالکاری میں رواں مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت تیزی سے اضافہ ہوا۔

<sup>8</sup> مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران نفع بخش اثاثوں میں 75.9 ارب روپے کمی ہوئی جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 290.2 ارب روپے اضافہ ہوا تھا۔ اس کے برعکس، مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران غیر نفع بخش اثاثوں میں 165.7 ارب روپے گئیں جبکہ گذشتہ سال اس مدت میں 80.2 ارب روپے کمی آئی تھی۔

<sup>9</sup> زری بنیاد پر اعانت میزانی کے اثرات جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران منفی 1250.7 ارب روپے اور گذشتہ سال کی اسی مدت میں منفی 480.4 ارب روپے تھے۔

## زری پالیسی اور مہنگائی

قرضے کا خاکہ عرصیت بڑھانے کے ہدف کے پیش نظر، عرصیت نکالنے کے بعد کی بنیاد پر اہداف کی اکثریت کو وسط تا طویل مدت کے آلات کے لیے مختص کر دیا گیا۔ تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ مالی سال 21ء کی دو سابقہ سہ ماہیوں کے مقابلے میں رواں شرح کے پی آئی بی (پی ایف ایل) کا ہدف پست سطح پر رہا اور فروری 2021ء سے 5 سالہ، 10 سالہ سہ ماہی کو پی ایف ایل اور 3 سالہ، 10 سالہ ششماہی کو پی ایف ایل کو صفر اہداف مختص کیے گئے تھے۔ پی ایف ایل نے حکومت کے خاکہ عرصیت کو بڑھانے میں اگرچہ بنیادی کردار ادا کیا ہے خاص طور پر پست شرح سود کے ماحول میں، تاہم کم سیال floaters کے لیے صفر اہداف

حکومت نے جدولی بینکوں سے قرض گیری جاری رکھی کیونکہ اسے اسٹیٹ بینک سے قرض نہ لینے کے اپنے وعدے (صفر قرض گیری) کی پابندی کرنی تھی۔ دریں اثنا، حکومت نے مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک میں اپنے ذخائر بھی بڑھائے۔<sup>10</sup>

## نیلامیاں

مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران حکومت نے قبل از نیلامی مجموعی ہدف 4910.0 ارب روپے کا اعلان کیا جو سہ ماہی کے دوران پوری ہونے والی عرصیتوں کے مقابلے میں تقریباً ایک ٹریلین روپے زائد تھا (جدول 3.2)۔ واجب الادا

### جدول 3.2: سہ ماہی 21ء میں نیلامی کا خلاصہ بلحاظ وثیقہ جات

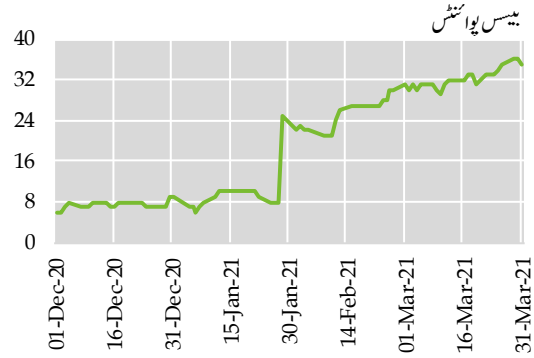
ارب روپے	ہدف	عرصیت	پیش کردہ*	قبول کردہ (تمام)
ٹی بلز	4,025.0	3,908.6	6,783.3	4,825.6
3 ماہی	1,275.0	2,375.8	4,083.8	3,118.8
6 ماہی	1,375.0	669.3	2,374.4	1,693.5
12 ماہی	1,375.0	863.4	325.2	13.3
پی آئی بی (معینہ)	325.0	-	436.8	182.4
3 سالہ	110.0	-	74.7	48.9
5 سالہ	95.0	-	222.7	78.5
10 سالہ	50.0	-	133.9	53.4
15 سالہ	35.0	-	2.0	-
20 سالہ	20.0	-	3.5	1.5
30 سالہ	15.0	-	-	-
پی آئی بی (رواں شرح)	510.0	-	206.8	112.2
2 سالہ - سہ ماہی	90.0	-	78.7	79.1
3 سالہ - سہ ماہی	150.0	-	65.1	33.1
5 سالہ - سہ ماہی	30.0	-	-	-
10 سالہ - سہ ماہی	30.0	-	21.0	-
3 سالہ - ششماہی	30.0	-	-	-
5 سالہ - ششماہی	150.0	-	42.0	-
10 سالہ - ششماہی	30.0	-	-	-
سرکاری اجارہ سکوک - متغیر ریٹیل ریٹ	35.0	-	89.5	66.6
سرکاری اجارہ سکوک - متغیر ریٹیل ریٹ	15.0	-	8.8	8.3
مجموعہ	4,910.0	3,908.6	7,525.2	5,195.0

\* صرف مسابقتی بولیاں

بینک دولت پاکستان

<sup>10</sup> مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے پاس سرکاری اثاثوں 624.2 ارب روپے بڑھ گئیں جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں 82.9 ارب روپے بڑھی تھیں۔

شکل 3.3: 3 ماہ اور 6 ماہ کی یافت



Source: Financial Markets Association of Pakistan

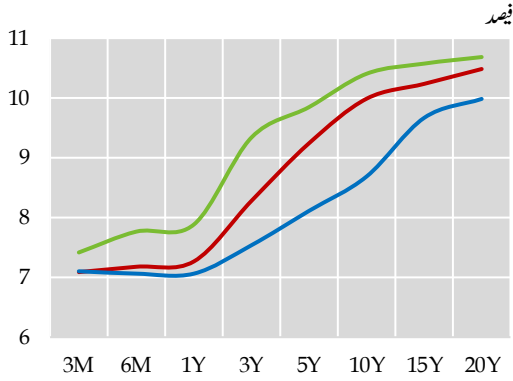
مختص کیے گئے۔ ایسا کرنے کا مقصد یہ تھا کہ مارکیٹ میں چند لیکن پیشتر سیال اجراء جاری رکھ کر پی ایل کا ثانوی بازار تشکیل دیا جائے۔

#### طویل مدتی تمسکات میں شرکت بہتر ہوئی

مارکیٹ قلیل مدتی وثیقہ جات میں سرمایہ کاری کرنے پر مائل رہی، تاہم میعاد پر بیم میں کچھ مطابقت کے ساتھ 6 ماہی وثیقہ جات میں مارکیٹ کی دلچسپی خاصی بحال ہو گئی (شکل 3.3)۔ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران مارکیٹ نے 6 ماہی وثیقہ جات کے لیے 12374.4 ارب روپے کی مسابقتی بولیاں دیں جبکہ دوسری سہ ماہی میں بیبی بولیاں صرف 324.3 ارب روپے رہی تھیں۔ بلند پیش کشوں سے قطع نظر، مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران 3 ماہی، 6 ماہی اور 12 ماہی ٹی بلوں کے لیے قطع شرح سود مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کے مقابلے میں بالترتیب اوسطاً 16 بی پی ایس، 36 بی پی ایس اور 52 بی پی ایس زائد رہی۔ اس کی بنیادی وجہ سے بارہ مہینوں کے عرصے میں شرح سود بڑھنے کی نسبتاً طاقتور توقعات تھیں۔

اسی طرح معینہ شرح کے پی آئی بیز کے لیے پیش کشیں بھی گذشتہ سہ ماہی کے مقابلے میں دگنی سے زائد ہو گئیں۔ اگرچہ شرکت نسبتاً زائد تھی تاہم مارکیٹ میں بتدریج بلند ہوتی ہوئی یافت کی طلب تھی۔ نتیجتاً وسط سے طویل مدت کی یافت میں اضافہ ہوا جو خط یافت میں بالائی حرکت پر منتج ہوا (شکل 3.4)۔ حکومت نے 182.4 ارب روپے مالیت کے معینہ کوپن والے پی آئی بیز جاری کیے جبکہ ہدف

شکل 3.4: ثانوی بازار کی بڑھتی ہوئی یافت



Source: Financial Markets Association of Pakistan

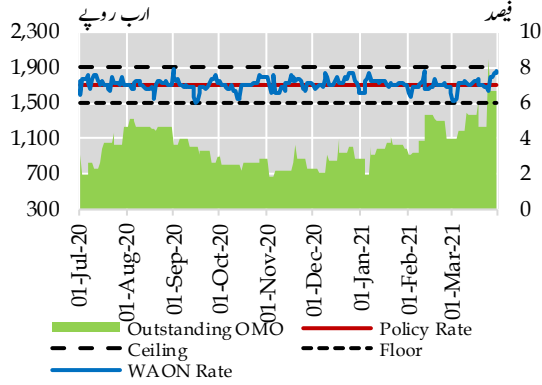
350.0 ارب روپے تھا۔ اس کے برعکس، مارکیٹ رواں شرح والے پی آئی بیز میں سرمایہ لگانے میں متذبذب رہی جس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ مالی سال 21ء کی پہلی اور دوسری سہ ماہی کے دوران بالترتیب 1970.4 ارب روپے اور 622.7 ارب روپے کی پیش کشوں کے مقابلے میں تیسری سہ ماہی میں صرف 112.2 ارب روپے کی پیش کش آئی۔

جہاں تک شریعت سے ہم آہنگ وثیقہ جات کے اجراء کا سوال ہے تو مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ان کی صرف ایک نیلامی ہوئی۔ متغیرہ شرح اجارہ (rental rate) والے صکوک کا ہدف 35.0 ارب روپے تھا جبکہ حکومت نے 66.6 ارب روپے کے جاری کیے۔ دوسری طرف معینہ شرح اجارہ والے صکوک کا ہدف 15.0 ارب روپے تھا جبکہ حکومت نے 8.3 ارب روپے کے یہ صکوک جاری کیے۔ اہم بات یہ ہے کہ حکومت اپریل 2020ء سے باقاعدگی سے صکوک کی نیلامی کر رہی تھی۔ اس سے حکومت کو نہ صرف اپنا واجب الادا قرضہ متنوع بنانے میں مدد ملی بلکہ روایتی وثیقہ جات کے مقابلے میں پست شرحوں پر قرضے اکٹھا کرنے کا ایک راستہ بھی اسے ملا۔

#### بین البینک سیالیت:

بین البینک سیالیت کی صورت حال سخت ہو گئی کیونکہ جدولی بینکوں سے سرکاری قرض گیری میں اضافہ جاری رہا۔ دریں اثنا، کمرشل بینکوں میں امانتیں جمع ہونے کی رفتار سست تھی چنانچہ وہ سیالیت کی بلند اضافی ضروریات کو صرف جزوی طور پر پورا

شکل 3.5: بین الینک سیالیت کے کلیدی اظہارے

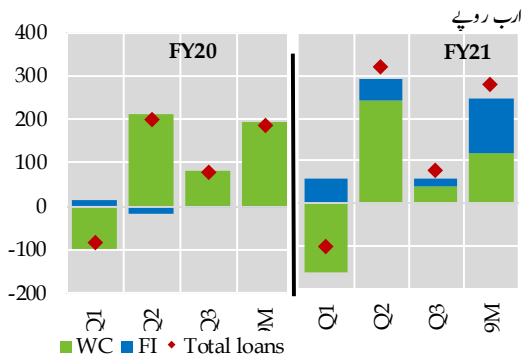


Source: State Bank of Pakistan

رقوم کی بھاری واپسی نے ان کاروباری اداروں کو مزید سیالیت مہیا کی چنانچہ انہوں نے اپنے قلیل مدتی قرضے واپس کر دیے۔<sup>13</sup>

ملکی طلب میں مسلسل بہتری کے نتیجے میں مجموعی کاروباری اعتماد بھی سہ ماہی کے دوران بہتر ہوا۔ اس کے علاوہ ٹی ای آر ایف نے مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی

شکل 3.6: قرضے کا بہاؤ بلحاظ سہ ماہی



Source: State Bank of Pakistan

<sup>11</sup> صاف شدہ پیٹرولیم کے شعبے میں قلیل مدتی قرضے کی واپسی میں سے تقریباً نصف حصہ صف اول کی دو آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کا تھا جنہوں نے مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران خالص منافع کمایا، جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں انہیں خالص خسارہ ہوا تھا۔

<sup>12</sup> پاکستان دفتر شماریات کے ڈیٹا کے مطابق مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران روپے کے لحاظ سے بنے ہوئے پکڑوں کی برآمدات میں 33 فیصد، برسر کی چادروں میں 19 فیصد اور تولیے میں 18 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔

<sup>13</sup> مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران سبز ٹیکس کے 57.0 ارب روپے واپس کیے گئے جو گذشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 32.9 ارب روپے تھے۔

کرنے کے قابل ہو سکے۔ چنانچہ زری پالیسی کی ہموار طریقے سے ترسیل کو یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران بازار زر کے سودوں کا اپنا ادخال (injection) بڑھا کر اوسط سطح 1158.0 ارب روپے تک کر دیا جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 896.6 ارب روپے اور گذشتہ سہ ماہی میں 822.8 ارب روپے تھا (شکل 3.5)۔ اس کے علاوہ پالیسی نرخ سے شبینہ نرخوں کا مطلق انحراف اوسطاً 23 پی پی ایس رہا جبکہ گذشتہ سال یہ 14 پی پی ایس رہا تھا جس سے قرض گاری کے شبینہ نرخوں میں زیادہ تغیر پذیری کی عکاسی ہوتی ہے۔

3.3 نئی شعبے کو قرضہ

نئی شعبے کے قرضے کی ابتدائی نو ماہ کی صورت حال حوصلہ افزا ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران قرضے کا حصول بڑھ کر 280.0 ارب روپے ہو گیا جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 187.3 ارب روپے تھا۔ تاہم اگر صرف تیسری سہ ماہی پر نظر ڈالی جائے تو نئی شعبے کا قرضہ اوسط پر آ گیا، کیونکہ مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران 75.4 ارب روپے کا قرضہ لیا گیا تھا جو مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں کم ہو کر صرف 60.5 ارب روپے رہ گیا (شکل 3.6)۔

بعض اہم شعبوں مثلاً چاول، کھاد اور صاف شدہ پیٹرولیم نے مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران بھاری رقوم واپس کیں جبکہ ان شعبوں نے گذشتہ مالی سال کی پہلی ششماہی میں بھاری قرضے لیے تھے (جدول 3.3)۔ اگرچہ چاول کی پراسیسنگ فرموں کی طرف سے موسمی ادائیگی بھی کی گئی تاہم قرضوں کی پیشتر واپسی کی وجہ بنیادی طور پر ایشیا سازی کے کاروباری اداروں میں سیالیت کی بہتر صورت حال تھی۔ یہ امر ٹیکسٹائل میں بلند برآمدی آمدنی سے (خصوصاً بلند قدر اضافی کی ٹیکسٹائل برآمدات) اور کھاد اور صاف شدہ پیٹرولیم کے شعبوں میں بہتر نفع یابی سے ہم آہنگ ہے۔<sup>11</sup> و<sup>12</sup> اس کے علاوہ حکومت کی جانب سے سبز ٹیکس کی

تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 21ء

جدول 3.3: نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضے (سہ 3)

ارب روپے

معیینہ سرمایہ کاری		جاری سرمایہ **		مجموعی قرضے *		
م 21ء	م 20ء	م 21ء	م 20ء	م 21ء	م 20ء	
16.2	-4.4	42.2	79.8	60.5	75.4	نجی کاروباری ادارے
23.0	3.9	55.4	111.1	80.1	115.0	اشیا سازی
1.6	0.6	117.1	94.3	119.0	95.0	چیٹی
-0.1	0.8	22.1	-6.0	22.0	-5.2	نباتی و حیوانی تیل و چربی
2.3	-4.1	9.8	-5.7	12.2	-9.9	لوہا اور فولاد
-1.2	-0.3	2.5	-5.0	1.2	-5.2	بنیادی دوائی مصنوعات
-0.2	-1.1	-1.1	-3.2	-1.3	-4.2	کانڈ اور کانڈ کی مصنوعات
3.4	0.1	-4.2	-19.2	-0.8	-19.2	موٹر گاڑیاں
0.1	-3.4	-11.0	13.7	-10.9	10.4	سینٹ، چونا اور پلاسٹر
17.5	9.9	-16.3	69.2	2.5	79.1	ٹیکسٹائل
-0.2	-1.5	-16.5	5.1	-16.7	3.6	صاف شدہ پیٹرولیم
-5.9	-5.5	-17.2	-12.7	-23.1	-18.2	کھاد
-0.1	-0.3	-20.4	-7.2	-20.5	-7.5	چاول کی پراسیسنگ
-3.0	6.5	19.3	19.8	16.0	26.4	بھٹی کی پیداوار، ترسیل و تقسیم
1.3	1.3	3.7	5.5	5.0	6.8	کان کنی و کوہ کنی
-3.2	-2.7	1.0	-0.6	-6.8	-3.2	تعمیرات
-1.1	-2.2	0.8	-2.8	-0.4	-5.0	ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری
0.4	-0.9	0.6	-1.7	2.0	-2.5	ریئل اسٹیٹ سرگرمیاں
-2.7	-7.3	-7.2	-12.7	-9.9	-20.0	زراعت، جنگل بانی اور مانی گیری
2.2	-1.6	-7.6	-3.3	-5.4	-4.9	ٹیلی مواصلات
1.3	2.3	-17.5	-8.9	-16.3	-6.6	تھوک اور خوردہ تجارت

\* سہ 3 م 21ء میں مجموعی قرضوں میں 2.2 ارب روپے کے تعمیراتی قرضے شامل ہیں، کیونکہ نجی کاروباری اداروں میں بین الشعبہ جاتی روڈوں کی بنا پر جون 2020ء سے قرضوں کے ڈیٹا پر نظر ثانی کی گئی ہے (دیکھیے آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 28 برائے 2020ء)، \*\* جاری سرمائے کے قرضے میں تجارتی مالکاری شامل ہے۔

بینک دولت پاکستان

جاول اور کھاد کے قرضوں کی خالص واپسی سے جاری سرمائے کے قرضے جامد ہو گئے

مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران چاول کی پراسیسنگ کے شعبے نے قرضے کی موسمی ادائیگی انجام دی جس کی مالیت 20.4 ارب روپے تھی۔ ان میں اکثر قرضے گذشتہ سہ ماہی میں کٹائی کی ضروریات پوری کرنے کی خاطر لیے گئے

کے دوران معینہ سرمایہ کاری قرضوں کا استعمال بڑھا کر 16.2 ارب روپے تک پہنچا دیا جبکہ گذشتہ سال 4.4 ارب روپے کے قرضوں کی خالص واپسی کی گئی تھی۔

تھے<sup>14</sup>۔ یہ شعبہ اپنی بلند برآمدی آمدنی کی بنا پر اپنے قلیل مدتی قرضے واپس کرنے کے قابل ہوا۔<sup>15</sup>

اس کے برعکس مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران شکر کے شعبے نے 117.1 ارب روپے کے جاری سرمائے کے قرضے لیے جو گذشتہ سال 94.3 ارب روپے رہے تھے۔ اس شعبے کو قرض لینے کی ضرورت یوں پڑی کہ ایک تو گتے کے نرخ نسبتاً بلند تھے، دوسرے زیر جائزہ عرصے میں گتے کی پیداوار زیادہ ہوئی تھی۔ اسی طرح، نباتی اور حیوانی تیل اور چربی کے شعبے نے مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران 22.1 ارب روپے کے قلیل مدتی قرضے لیے جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں انہوں نے 6.0 ارب روپے کے قرضوں کی خالص ادائیگی کی تھی۔ اس سال قرضہ بڑھنے کی بنیادی وجہ عالمی منڈی میں پام آئل کی بلند قیمتیں ہیں، جسے بنیادی طور پر خوردنی تیل کے کاروباری اداروں کی طرف سے درآمد کیا جاتا ہے (سکیشن 3.4- مہنگائی)۔

معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں ٹیکسٹائل شعبہ حاوی رہا  
مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران معینہ سرمایہ کاری قرضوں کے تحت 16.2 ارب روپے کے قرضے لیے گئے جبکہ گذشتہ سال 4.4 ارب روپے کی خالص ادائیگی کی گئی تھی۔ ان کاروباری اداروں نے اسٹیٹ بینک کی رعایتی نوامکاری اسکیموں خصوصاً ٹی ای آر ایف کا فائدہ اٹھایا۔ کاروباری اداروں نے اس کا زیادہ سے زیادہ فائدہ لیا جو اس امر سے ظاہر ہے کہ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران 43.3 ارب روپے کے قرضے لیے گئے جبکہ گذشتہ سہ ماہی میں 24.0 ارب روپے کے لیے گئے تھے (شکل 3.7)۔

معینہ سرمایہ کاری قرضوں کے معاملے میں ایشیاز اور غیر ایشیاز دونوں زمروں میں مجموعی طور پر ٹیکسٹائل کا شعبہ حاوی رہا۔ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ٹیکسٹائل نے 17.5 ارب روپے قرضہ لیا جو گذشتہ سال اسی عرصے میں 9.9 ارب روپے رہا تھا۔ اسٹیٹ بینک کی نوامکاری رعایتی اسکیموں سے فائدہ اٹھانے کے ساتھ ساتھ اس شعبے نے طویل مدتی قرضے بھی لیے جس کا بنیادی مقصد

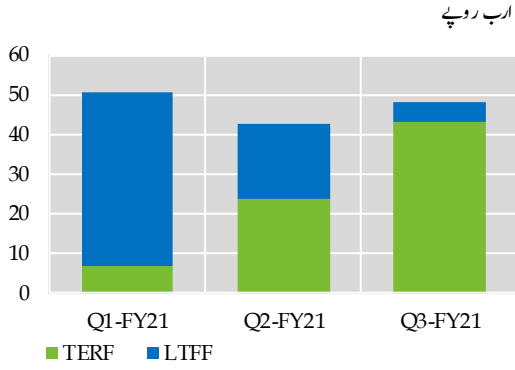
جہاں تک کھاد کا تعلق ہے تو وہاں اس سال سیالیت کی صورت حال نسبتاً بہتر رہی کیونکہ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران اس شعبے کی فروخت گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں بحال ہوئی۔ اس سلسلے میں سہ ماہی کے دوران یوریا کے مستحکم استعمال نے کھاد کی فروخت بڑھانے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ اس اطمینان کے ساتھ اس شعبے نے مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں 17.2 ارب روپے واپس کیے جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 12.7 ارب روپے واپس کیے تھے۔

مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران صاف شدہ پیٹرولیم کے شعبے نے 16.5 ارب روپے کے قلیل مدتی قرضے واپس کیے جبکہ مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں 5.1 ارب روپے لیے گئے تھے، جب کووڈ سے منسلک لاک ڈاؤن کی بنا پر ملکی طلب میں کمی آنے سے تیل کی بڑی مارکیٹنگ کمپنیوں کی سیالیت کی صورت حال متاثر تھی۔ تاہم اس بار پیٹرولیم مصنوعات کی ملکی طلب بحال ہونے سے یہ کمپنیاں اپنے جاری سرمائے کے قرضے واپس کرنے کے قابل تھیں۔ یہ امر اس لیے بھی حقیقت سے ہم آہنگ ہے کہ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ان بڑی کمپنیوں کی نفع یابی بڑھی جبکہ وہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں خسارے میں تھیں۔

ٹیکسٹائل فرموں نے جاری سرمائے کے اپنے قرضے سیالیت کی بہتر صورت حال کی بنا پر مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران لوٹا دیے کیونکہ سہ ماہی کے دوران اس شعبے کی بلند قدر اضافی والی برآمدات میں مقدار اور روپے دونوں لحاظ سے سال بسال اضافہ دیکھا گیا (باب 5)۔ قرضوں کی یہ واپسی خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت کے باوجود عمل میں آئی، کیونکہ ٹیکسٹائل کے اہم خام مال کی بڑھتی ہوئی قیمتیں زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران 25.1 فیصد بڑھ گئیں جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں وہ 3.9 فیصد بڑھی تھیں۔ مزید برآں، سیلز ٹیکس کی زائد واپسی نے بھی اس شعبے کی سیالیت کی صورت حال میں مدد دی۔

<sup>14</sup> عام طور پر تیسری سہ ماہی چاول کی پراسسنگ کے شعبے کے لیے قرضے کی موسمی واپسی کا عرصہ ہوتا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران اس شعبے کی طرف سے خالص واپسی گذشتہ سال کے 7.2 ارب روپے کے علاوہ مالی سال 19ء اور مالی سال 18ء کی بھی اسی مدت کے باقی رہے اور 1.6 ارب روپے اور 7.7 ارب روپے کے مقابلے میں زائد ہے۔  
<sup>15</sup> روپوں میں دیکھا جائے تو مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران چاول کی برآمدات 8.1 فیصد بڑھیں جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 6.0 فیصد کم ہوئی تھیں۔

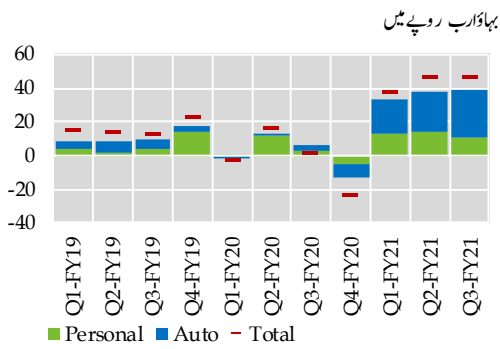
شکل 3.7: ایل ٹی ایف اور ٹی ای آر ایف کے تحت مجموعی تقسیم



Source: State Bank of Pakistan

مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران گاڑیوں کے قرضوں میں نمو کے بنیادی اسباب یہ ہیں: (i) پست شرح سود، (ii) کاروں کے بڑھتے ہوئے نرخ جن سے صارفین کی نقد خریداری کی استعداد متاثر ہوئی ہے، اور (iii) گاڑیوں کی مارکیٹ میں نئے پیدا کاروں (entrants) کی آمد، جس سے صارفین کے لیے نئے آپشن کھلے ہیں۔ یہ بات زیر جائزہ عرصے کے دوران گاڑیوں کے اسمبلرز کی فروخت بڑھنے سے بھی واضح ہوتی ہے۔ خاص طور پر ایک ہزار سی سی سے کم گاڑیوں اور جیپوں کے زمرے میں بلند طلب پائی جاتی ہے۔<sup>17</sup>

شکل 3.8: صارفی مالکاری (سہ ماہی بہاؤ)



Source: State Bank of Pakistan

<sup>16</sup> پاکستان دفتر عمارت کے مطابق مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد 26.1 فیصد بڑھی جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 4.9 فیصد بڑھی تھی۔

<sup>17</sup> مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ایک ہزار سی سی سے کم والی کاروں کی فروخت گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت دگنی سے زائد، اور جیپوں کی فروخت تقریباً تین گنا بڑھ گئی (ماخذ: پاکستان آٹوموٹیو میونسٹیٹیچررز ایسوسی ایشن)۔

جدول 3.4: صارفی مالکاری

بہاؤ ارب روپے میں

جولائی تا مارچ	سہ ماہی		مجموعہ
	م 20ء	م 21ء	
131.8	15.5	47.1	1.5
73.6	3.2	28.3	3.3
37.2	14.4	10.9	2.5
13.8	-5.6	7.4	-2.3
10.0	2.4	1.5	-2.5
-2.7	1.1	-0.9	0.5

بینک دولت پاکستان

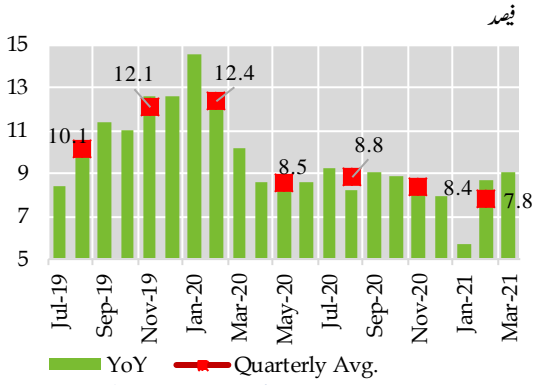
ٹیکسٹائل مشینری درآمد کرنا تھا۔ یہ بات زیر جائزہ عرصے میں ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد میں سال بسال نمو سے واضح ہوتی ہے۔<sup>16</sup>

ٹیکسٹائل کے علاوہ گاڑیوں کے شعبے نے مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران 3.4 ارب روپے کے معینہ سرمایہ کاری قرضے لیے جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں محض 0.1 ارب روپے لیے تھے۔ اس شعبے نے بنیادی طور پر توازن کاری، جدت طرازی اور مرمت (بی ایم آر) کے لیے ٹی ای آر ایف سے استفادہ کیا۔

صارفی مالکاری کی رفتار بڑھ گئی

مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران صارفی مالکاری میں 47.1 ارب روپے اضافہ ہوا جو گذشتہ سال صرف 1.5 ارب روپے ہوا تھا (جدول 3.4)۔ اگرچہ بحیثیت مجموعی قرضے رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی سے اضافے کی طرف مائل ہیں، تاہم جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران گاڑیوں کے شعبے میں زبردست اضافہ بینکوں کے صارفی جزدان میں حاوی رہا ہے (شکل 3.8)۔

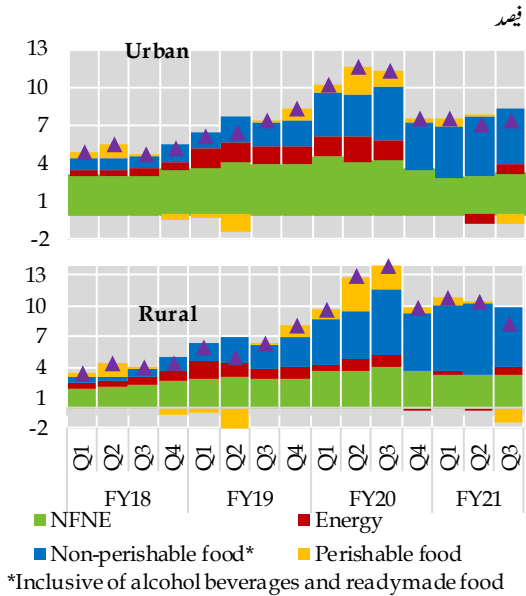
### شکل 3.9: ملکی صارف اشاریہ قیمت



Source: Pakistan Bureau of Statistics

سبزیوں کی بہتر دستیابی کی بنا پر کم ہوئی جس سے طلب و رسد کا فرق دور کرنے میں مدد ملی اور اس کے نتیجے میں قیمتیں کم ہوئیں۔ اس کے علاوہ پولٹری گروپ میں بھی

### شکل 3.10: صا ا ق سال بسال مہنگائی کے اجزائے ترکیبی



\*Inclusive of alcohol beverages and readymade food

اسی طرح مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ذاتی قرضوں کی رفتار میں بھی اضافہ ہوا۔ اس اضافے کی وجہ پست شرح سود کے حالات کے ساتھ ساتھ کووڈ کی وبا، اور معیشت میں مہنگائی کے دباؤ کا اثر بھی ہو سکتا ہے، جس نے صارفین، خصوصاً پست آمدن طبقے کی حقیقی آمدنی کو متاثر کیا۔<sup>18</sup>

زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران کاروں کے لیے اور ذاتی قرضوں کے علاوہ مکاناتی مالکاری کے تحت قرضوں کی رفتار بھی بڑھی۔ اس سلسلے میں بنیادی طور پر اسٹیٹ بینک کے اُن اقدامات نے مہیر کا کام کیا جو ملک میں مکانات اور تعمیرات کے فروغ کے لیے کیے گئے۔ خاص بات یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو لازمی اہداف مقرر کیے ہیں تاکہ ان کے نجی شعبے کے قرضوں میں مکاناتی و تعمیراتی مالکاری جزدان کو آخر دسمبر 2021ء تک بڑھا کر کم از کم 5 فیصد تک لایا جائے۔ اب تک (آخر مارچ 2021ء تک) مجموعی اہداف پورے کیے گئے ہیں، جیسا کہ بینکوں کے مکاناتی مالکاری جزدان میں متواتر اضافے سے ظاہر ہوتا ہے۔<sup>19</sup>

### 3.4 مہنگائی

مہنگائی کا دباؤ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران بدستور کم ہوتا رہا۔ ملکی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران 7.8 فیصد پر رہی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں یہ 12.4 فیصد، اور گذشتہ سہ ماہی میں 8.4 فیصد تھی۔ مجموعی کمی سے قطع نظر، ملکی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت سہ ماہی کے دوران متغیر رہی کیونکہ پست اور بلند دونوں طرح کی مہنگائی کے اعداد و شمار درج کیے گئے (شکل 3.9)۔ درحقیقت، فروری تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران اوسط مہنگائی 8.9 فیصد تھی جو گذشتہ سہ ماہی سے زائد ہے۔

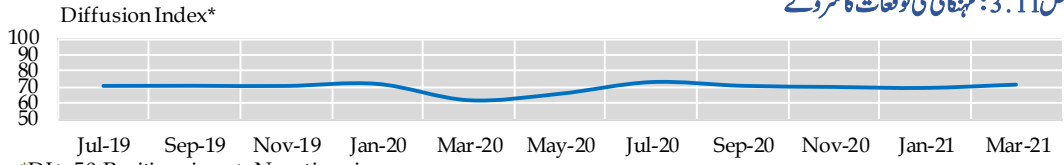
ملکی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت جنوری 2021ء میں گر کر 5.7 فیصد ہو گئی جو جنوری 2019ء سے اب تک ایک ماہ میں پست ترین سطح ہے۔ اس سطح سے غذائی گروپ میں تیزی سے کمی (شکل 3.10) اور اساسی اثرات کی عکاسی ہوتی ہے۔ خاص طور پر تلف پذیر غذائی گروپ میں مہنگائی ٹماٹر، آلو اور پیاز جیسی ضروری

<sup>18</sup> شہر میں پست معاوضوں کا جو اوسط اشاریہ مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں 9.5 تھا وہ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں گر کر 5.9 ہو گیا (ماخذ: پاکستان دفتر شماریات)۔

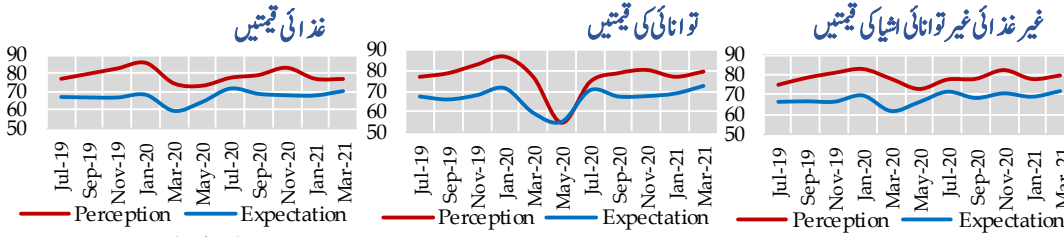
<sup>19</sup> مکاناتی و تعمیراتی شعبے کو قرضوں کا واجب الادا تمام مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں 149 ارب روپے تھا جو مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں بڑھ کر 202 ارب روپے ہو گیا (ماخذ: اسٹیٹ بینک پریس ریلیز،

بتاریخ 27/12/2021ء۔ ERD/M&PRD/PR/01/2021-43)۔

شکل 3.11: مہنگائی کی توقعات کا سروے



\*DI > 50: Positive views > Negative views



Source: State Bank of Pakistan

اضافے کے باعث مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں شہری غیر غذائی غیر توانائی اشاریے میں معمولی اضافہ ہوا۔

رسد درست ہونے کی بنا پر مہنگائی کم ہوئی جبکہ گزشتہ مہینوں کے دوران طلب و رسد میں فرق اور فیڈ کے نرخ بڑھنے کی بنا پر قیمتوں میں خاصا اضافہ ہوا تھا۔

سروے مہنگائی کی خاصی مستحکم توقعات دکھاتے ہیں آئی بی اے، ایس بی پی اعتماد صارف سروے سے مہنگائی کی توقعات کے جو اشاریے ناپے جاتے ہیں ان سے سہ ماہی کے دوران ملی جلی تصویر سامنے آئی (شکل 3.11)۔ بحیثیت مجموعی اگلے چھ ماہ کے لیے مہنگائی کی توقعات نومبر 2020ء کی لہر کے مقابلے میں جنوری 2021ء کے سروے میں کم ہو گئیں جس کا سبب غذائی گروپ اور غیر غذائی غیر توانائی گروپ تھا۔ تاہم مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں تقریباً استحکام دیکھنے کے بعد مارچ 2021ء میں تینوں زمرے (غذائی، توانائی، غیر غذائی غیر توانائی) اشاریے میں اضافے کا سبب بنے جس کا بنیادی سبب بجلی کے نرخوں میں اضافہ تھا۔

غذائی گروپ پر مہنگائی کا دباؤ کم ہو گیا

غذائی مہنگائی گزشتہ مسلسل چھ سہ ماہیوں میں دو ہندس مہنگائی درج کرنے کے بعد نمایاں طور پر کم ہو گئی۔ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں یہ کم ہو کر شہری اور دیہی علاقوں کے لیے بالترتیب 9.7 فیصد اور 9.1 فیصد رہ گئی، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران یہ 15.8 فیصد اور 19.6 فیصد رہا تھا۔ غیر تلف پذیر ایشیا اور تلف پذیر ایشیا دونوں زمروں میں مہنگائی کم ہوئی تاہم تلف پذیر ایشیا کی قیمت کی تقلیل نے بحیثیت مجموعی غذائی گروپ میں مہنگائی کے دباؤ کو کم کیا (شکل 3.12)۔

تاہم اگلے مہینوں میں مہنگائی بڑھ گئی۔ خصوصاً مارچ 2021ء میں مہنگائی ان اسباب سے بڑھی: (i) بنیادی نرخ، سہ ماہی ایڈجسٹمنٹ اور ایندھن کے نرخوں کی ایڈجسٹمنٹ کی بنا پر بجلی کے نرخوں میں اضافہ، (ii) شکر اور خوردنی تیل کی قیمتوں میں اضافہ، (iii) سوئی کپڑے اور تیار ملبوسات کے گروپ میں بلند مہنگائی، جس کا سبب خام مال کی قیمتوں میں اضافہ تھا اور اس اضافے کی وجہ یہ تھی کہ مالی سال 21ء کے شروع ہی سے کپاس کی ملکی اور عالمی قیمتیں مسلسل رو بہ عروج رہیں، (iv) مقامی تیار کنندگان کی جانب سے جو توں کی قیمتوں میں اضافہ، کیونکہ بعض اقسام کے نرخ گزشتہ سال سے جوں کے توں تھے، اور (v) کووڈ کی تیسری لہر کے دوران ریستورانوں اور شادی ہالوں کی سرگرمیاں غیر یقینی ہونے کی بنا پر رسد متاثر ہونے سے اور خام مال کی قیمتیں بڑھنے کے سبب پولٹری کی مہنگائی میں مزید اضافہ۔ نیز، تھوک اشاریہ قیمت میں مارچ 2021ء کے دوران 13 ماہ کی بلند ترین مہنگائی درج کی گئی جس سے لاگت بڑھنے سے مہنگائی کے دباؤ کی عکاسی ہوتی ہے۔

آخر، مہنگائی کا ملفوف دباؤ، جسے غیر غذائی غیر توانائی اشاریے سے ناپا جاتا ہے، مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کی طرح اس سہ ماہی کے دوران بھی بڑی حد تک مستحکم رہا۔ تاہم بعض ایشیا کی قیمتوں میں (فروری اور مارچ 2021ء کے دوران)

زری پالیسی اور مہنگائی

شکل 3.12: مہنگائی کا نقشہ حرارت - شہری (سال بسال) \*

مارچ 20	اپریل 20	مئی 20	جون 20	جولائی 20	اگست 20	ستمبر 20	اکتوبر 20	نومبر 20	دسمبر 20	جنوری 20	فروری 20	مارچ 20	
11.9	10.5	6.7	13.1	13.7	14.9	13.3	11.9	16.9	13.8	10.9	10.7	13.7	غذا اور مشروبات
35.2	23.8	19.2	24.2	36.6	52.2	42.1	44.3	28.5	22.1	11.7	16.8	19.3	گندم
18.9	13.5	7.2	13.4	13.3	24.7	20.2	23.4	18.5	24.5	13.0	14.8	13.5	گندم کا آٹا
40.7	36.3	1.8	67.4	46.8	18.2	-23.6	-38.3	36.7	18.5	4.9	-28.8	4.2	چکن
15.2	15.4	13.7	10.6	10.1	11.4	11.1	11.4	17.3	20.2	20.7	22.2	26.7	خوردنی تیل
-5.8	-4.6	-4.6	38.3	56.1	53.1	67.2	62.4	63.0	72.0	96.9	92.3	107.5	آلو
-49.2	-29.7	-30.4	-24.4	-6.6	-8.3	-30.8	-33.0	-19.6	-35.6	-21.2	40.7	92.2	پیاز
-3.8	-29.5	-32.2	-11.2	-22.6	66.9	51.9	-0.7	100.2	-22.9	-39.5	-55.4	-71.1	ٹماٹر
23.5	17.2	25.9	15.3	35.8	33.0	25.4	28.0	17.0	14.7	20.1	27.8	30.9	شکر
11.5	12.3	8.5	8.8	9.1	8.0	8.0	8.0	9.4	10.1	9.5	9.5	9.9	لباس اور جوتے
15.8	14.7	12.6	12.5	12.5	8.8	8.9	9.9	10.9	11.6	9.7	10.3	11.8	سونے کی چیزیں
16.2	23.0	7.3	6.2	6.1	6.4	6.3	6.3	11.4	11.4	11.4	11.5	11.5	جوتے
8.2	10.0	2.9	2.8	2.2	2.3	5.5	5.4	3.6	5.6	6.5	5.1	5.1	مکان، پانی، بجلی
31.5	43.1	-4.4	-6.0	-9.9	-7.8	11.8	11.4	-0.2	-3.5	1.4	-5.9	-13.9	برقی اخراجات
3.2	-0.8	-2.8	-3.6	-4.5	-1.7	-1.6	-3.7	-4.8	-9.5	-6.5	4.1	12.2	ٹرانسپورٹ
1.0	-5.3	-6.6	-8.8	-9.5	-7.1	-7.1	-10.3	-9.8	-28.0	-19.5	0.4	16.3	موٹر ایئر
10.1	9.5	10.8	10.6	9.7	9.4	8.7	8.8	7.0	8.0	7.4	7.7	8.2	تیار شدہ غذا

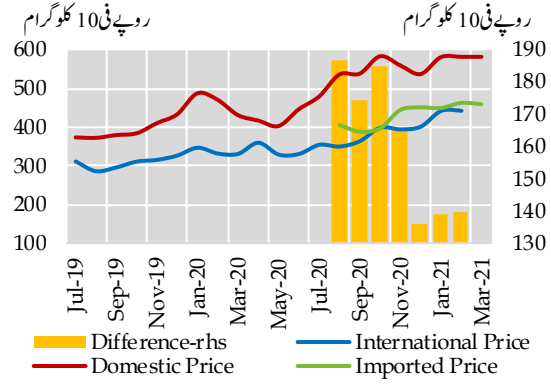
دیہی مہنگائی - سال بسال

مارچ 20	اپریل 20	مئی 20	جون 20	جولائی 20	اگست 20	ستمبر 20	اکتوبر 20	نومبر 20	دسمبر 20	جنوری 20	فروری 20	مارچ 20	
11.2	8.9	6.6	13.5	16.7	18.4	16.4	14.0	18.7	15.5	13.7	12.8	15.8	غذا اور مشروبات
32.5	23.1	24.4	28.1	37.9	51.1	45.1	41.1	30.4	20.7	13.9	21.9	24.3	گندم
20.8	16.6	13.7	15.8	19.6	29.4	26.7	26.2	21.6	23.2	14.9	18.1	18.0	گندم کا آٹا
50.1	27.3	2.3	63.2	41.0	15.6	-19.4	-27.0	35.7	13.7	4.9	-28.5	-2.4	چکن
20.5	18.9	15.5	15.8	15.2	14.1	13.5	14.0	17.6	23.5	24.6	26.8	29.6	خوردنی تیل
-6.3	-10.1	-7.9	47.0	78.5	61.0	71.3	65.1	88.1	100.6	126.6	103.5	120.7	آلو
-50.5	-30.2	-32.6	-27.6	-8.8	-2.6	-36.2	-38.7	-20.9	-36.3	-13.7	38.9	100.9	پیاز
-3.0	-34.3	-36.2	-12.9	-23.0	104.0	57.1	11.9	129.3	-27.1	-45.5	-56.3	-72.9	ٹماٹر
22.7	15.1	23.5	12.8	42.5	33.4	25.3	25.5	16.6	14.0	19.3	24.5	31.4	شکر
9.7	10.1	10.7	10.6	9.9	10.1	10.5	10.6	11.5	12.2	11.4	11.0	12.3	لباس اور جوتے
11.8	11.7	12.5	11.3	11.7	13.6	14.8	15.3	17.3	18.1	15.1	14.8	16.5	سونے کی چیزیں
6.0	8.6	9.5	11.6	9.1	9.4	8.8	8.8	9.4	10.6	10.9	9.8	10.8	جوتے
10.1	12.2	4.5	4.9	3.6	3.7	7.4	7.2	5.5	4.9	6.0	5.2	4.6	مکان، پانی، بجلی
31.5	43.1	-4.4	-6.0	-9.9	-7.8	11.8	11.4	-0.2	-3.5	1.4	-5.9	-13.9	برقی اخراجات
2.4	-1.2	-2.2	-3.3	-3.5	-1.1	-1.4	-3.0	-3.8	-11.5	-9.0	2.3	10.2	ٹرانسپورٹ
1.4	-5.4	-6.8	-9.2	-9.9	-7.2	-7.2	-10.5	-10.0	-30.1	-21.5	-0.9	15.7	موٹر ایئر
11.9	12.5	14.4	14.6	14.1	14.0	13.1	11.6	12.0	12.4	12.1	11.0	11.5	تیار شدہ غذا

\* ایک شیڈ سال بسال بنیاد پر پست (اور منفی) مہنگائی کو ظاہر کرتے ہیں اور گہرے شیڈ بلند مہنگائی کو۔

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

### شکل 3.13: گندم کی قیمتیں



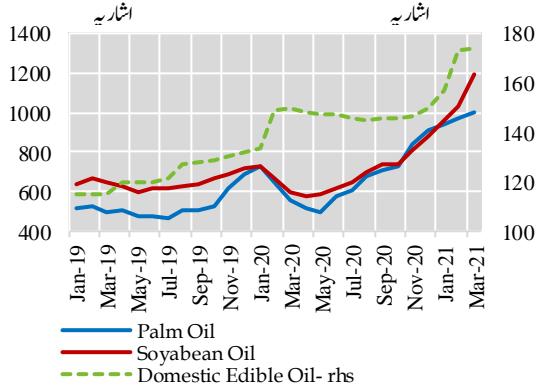
Source: World Bank, PBS

غیر تلف پذیر ایشیا میں مہنگائی کم ہوگئی

مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں گندم کی قیمت میں سال بسال بنیاد پر دوہندسی اضافے کا سلسلہ سترہویں مہینے بھی جاری رہا جو 11.7 فیصد سے 52.2 فیصد کی حد میں تھا، اگرچہ کہ یہ اضافہ نسبتاً معمولی سی سمت رفتار سے ہوا۔<sup>20</sup> مہنگائی کی رفتار میں کمی اس لیے آئی کہ طلب و رسد کا فرق کم ہوا کیونکہ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران تقریباً 3.6 ملین میٹرک ٹن گندم درآمد کی گئی۔ تاہم مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں درآمدات کی رفتار اس لیے کم ہوئی کہ گندم کی بین الاقوامی قیمتیں بڑھنے لگی تھیں، خاص طور پر جنوری 2021ء میں، دوسرے یہ کہ گندم کی خاصی مقدار ملک میں دستیاب تھی (شکل 3.13)۔ اسی طرح، شکر مجموعی غذائی مہنگائی بڑھانے میں اہم حصہ دار رہی تاہم اس کی مہنگائی سال بسال اور سہ ماہی بہ سہ ماہی بنیاد پر کم ہوئی کیونکہ جولائی 2020ء سے شکر کی درآمد شروع ہوئی جو تقریباً 279000 میٹرک ٹن تک پہنچ گئی چنانچہ نومبر 2020ء سے شکر کے نرخ کم ہونے لگے۔

دالوں کی مہنگائی مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران نمایاں طور پر کم ہوئی حالانکہ زیر جائزہ مدت کے دوران دالوں کی درآمدی مقدار کم رہی تھی اور درآمدی

### شکل 3.14: خوردنی تیل



Source: IMF, PBS

اکائی قیمت میں سال بسال 15.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ دالوں کی ملکی پیداوار (ماش اور مونگ) بہتر ہوئی جس نے اس گروپ میں مہنگائی کا دباؤ کم کرنے میں مدد دی۔<sup>21</sup>

دوسری طرف، بعض غذائی ایشیا کی مہنگائی میں زیر جائزہ عرصے کے دوران اضافہ دیکھا گیا۔ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں غذائی مہنگائی بڑھانے میں جن ایشیائی سب سے زیادہ حصہ ڈالا ان میں مثال کے طور پر مسالہ جات بھی شامل ہیں۔ تفصیلی اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ پسی سرخ مرچ کے نرخوں نے مجموعی اشاریے پر اثر ڈالا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران طلب و رسد کا فرق دور کرنے کے لیے 162.5 ہزار کلوگرام پسی مرچ درآمد کی گئی جبکہ گذشتہ سال یہ مقدار صرف 0.4 ہزار کلوگرام رہی تھی۔ وزارت ملکی غذائی تحفظ اور تحقیق (ایم این ایف ایس آر) کے حالیہ تخمینوں کے مطابق گذشتہ سال کی نسبت مالی سال 21ء میں مرچ کی فصل کے زیر کاشت رقبے اور پیداوار دونوں میں خاصی کمی واقع ہوئی۔<sup>22</sup>

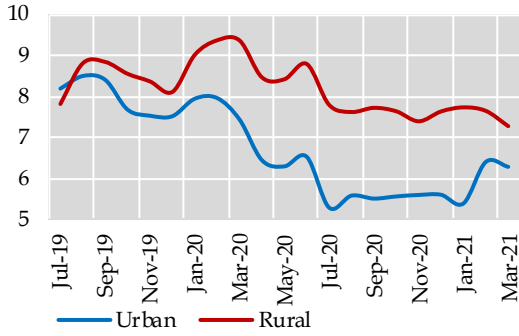
<sup>20</sup> مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران گندم کی قیمت شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں سال بسال تقریباً 26 فیصد بڑھی جو اہم غذائی ایشیا میں چھ ماہ کے دوران اضافے میں سرفہرست ہے۔

<sup>21</sup> جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران دالوں کی درآمد گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 1.9 فیصد کم ہوئی جس کی بنیاد وجہ زیر جائزہ سہ ماہی میں دالوں کی درآمد میں 22.9 فیصد کمی تھی کیونکہ ملکی پیداوار بہتر ہوئی تھی۔ تاہم مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں دالوں کی درآمد گذشتہ سال کی نسبت 13.0 فیصد بڑھی۔

<sup>22</sup> مرچوں کا زیر کاشت رقبہ 24.8 فیصد کم ہوا جبکہ مجموعی پیداوار 26.7 فیصد کم ہوئی۔

شکل 3.16: غیر غذائی غیر توانائی نمو

فیصد، سال بسال



Source: Pakistan Bureau of Statistics

قیمتیں زیر جائزہ عرصے کے دوران مستحکم رہیں۔ ٹماٹر کی ملکی پیداوار ہموار رہی<sup>23</sup> جبکہ کافی مقدار میں برآمد بھی ہوا چنانچہ قیمتیں مستحکم رہیں جبکہ گذشتہ سال فصل دیر سے کاٹے جانے، درآمدات میں رکاوٹیں حاصل رہنے اور قیمتوں کو قابو میں رکھنے کے مجموعی طریقہ کار میں نقص کی بنا پر قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔<sup>24</sup>

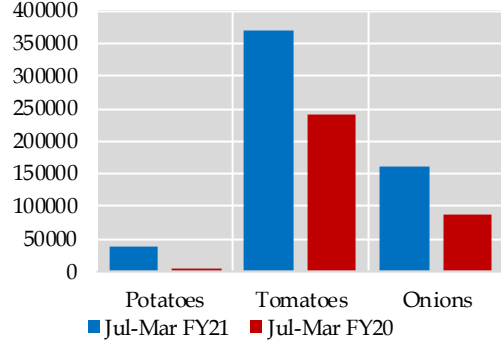
اسی طرح، مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران پیاز اور آلو کے نرخ مستحکم رہے۔ ایک تو ملکی پیداوار کافی ہوئی، دوسرے درآمد بھی کی گئی چنانچہ زیر جائزہ عرصے کے دوران مارکیٹ میں ان سبزیوں کی افراط رہی اور سال بسال بنیاد پر ان کی قیمتیں کم ہوئیں (شکل 3.15)۔<sup>25</sup>

### غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی بڑی حد تک مستحکم رہی

شہری علاقوں کی قومی مہنگائی سال بسال جولائی 2020ء سے جنوری 2021ء تک مسلسل 5.3 فیصد سے 5.6 فیصد تک کی حد میں رہنے کے بعد فروری 2021ء میں اچانک 100 بیس پوائنٹس بڑھ کر 6.4 فیصد ہو گئی جبکہ جنوری 2021ء میں یہ 5.4 فیصد تھی (شکل 3.16)۔ دوسری طرف، دیہی علاقوں میں غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی مسلسل جولائی 2020ء سے فروری 2021ء تک سال بسال 7.4 فیصد سے 7.8 فیصد تک کی حد میں رہنے کے بعد مارچ 2021ء میں کم ہو کر 7.3 فیصد پر

شکل 3.15: تلف پذیر اشیا کی درآمد

ہزار کلوگرام



Source: Pakistan Bureau of Statistics

خوردنی تیل کی قیمت میں جو مسلسل اضافہ مالی سال 21ء کے آغاز سے دیکھا جا رہا تھا وہ پام اور سویا بین تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کی بنا پر مزید مستحکم ہوا۔ خوردنی تیل کی مہنگائی دراصل پام آئل اور سویا بین کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے کا نتیجہ تھی کیونکہ اس بنا پر ان اشیا کی درآمدی لاگت خاصی بڑھ گئی۔ پام آئل کی بین الاقوامی قیمتیں جون 2020ء ہی سے مائل بہ عروج ہیں جس کی وجہ بڑے برآمدی ملکوں میں ذخائر کی سطح کم ہونا ہے (شکل 3.14)۔ بڑھتی ہوئی لاگت کے تناظر میں اقتصادی رابطہ کمیٹی نے آخر فروری 2021ء تک یوٹیلیٹی اسٹورز کارپوریشن پر سستی کی قیمت میں 25 روپے فی کلوگرام اضافے کی منظوری دی۔

غذائی گروپ میں مہنگائی میں بحیثیت مجموعی سستی روی کے برعکس تیار شدہ غذائی اشیا کی مہنگائی میں مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں دوہندسی اضافہ ہوا۔ خوردنی تیل، گندم اور پولٹری کے نرخوں میں اضافے کا اثر تیار شدہ غذائی اشیا کی قیمتوں پر پڑا جس نے دور ثانی کے اثرات بڑھا دیے۔

### تلف پذیر غذائی اشیا کی قیمتیں کم ہوئیں

تلف پذیر غذائی اشیاء میں 16.8 فیصد کمی آئی جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 32.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ مثال کے طور پر ٹماٹر کی رسد بہتر رہنے سے اس کی

<sup>23</sup> مالی سال 21ء کے دوران ٹماٹر کی ملکی پیداوار میں 12.8 فیصد نمو ہوئی۔

<sup>24</sup> گذشتہ سال کی پیش رفت کی تفصیلات کے لیے دیکھیے باب 3، پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی دوسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 20ء

<sup>25</sup> مالی سال 21ء کے دوران آلو کی ملکی پیداوار میں 2.8 فیصد نمو ہوئی۔

کپڑے، تیار ملبوسات اور ہوزری مصنوعات میں مہنگائی کا طاقتور دباؤ دیکھا گیا۔ نیز، جو توں کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ ہوا کیونکہ ان مصنوعات کے دو بڑے اداروں نے مردوں، عورتوں اور بچوں تینوں زمروں کے جو توں اور چپلوں کی قیمتیں گزشتہ کئی سال سے برقرار رکھنے کے بعد حال میں بڑھادیں۔

مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران دیہی غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کے معاملے میں خدمات اور اشیا دونوں اشاریوں میں کمی آئی تاہم مؤخر الذکر کے اثرات زیادہ نمایاں تھے۔ چند اجزا کی قیمتیں جو وبا کی ابتدا میں حکومتی ریلیف اور کمزور طلب کی بنا پر تیزی سے گری تھیں انہوں نے مہنگائی کو بدستور پست سطح پر رکھا ہوا ہے۔ ان کی مثالیں تعلیمی فیس، فرنیچر کے نرخ، اور ہوٹل میں قیام کے اخراجات کے علاوہ ٹرانسپورٹ کے اخراجات ہیں۔ اس کے علاوہ تعمیراتی خام مال (سینٹ، اینٹوں، بگری اور ریت) کے گروپ کی قیمتوں میں کمی ہوئی جس کی اہم وجہ اینٹوں کی قیمتوں میں کمی ہے۔ ذاتی استعمال کی اشیا میں قیمتوں میں کمی کا تعلق سونے کی قیمتوں میں کمی کے ساتھ ہے جو عالمی رجحانات سے منسلک ہیں کیونکہ سونے کی طلب کمزور اور اس کی درآمدی لاگت پست ہے۔

چلی گئی۔<sup>26</sup> وسیع تر تناظر میں دیکھا جائے تو قوزی مہنگائی مستحکم رہی ہے بلکہ درحقیقت مارچ 2021ء میں یہ دیہی علاقوں میں کم ہوئی ہے۔ مجموعی طور پر غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی میں (شہری اور دیہی دونوں زمروں میں) استحکام کے مکنہ اسباب یہ ہیں: (i) معیشت میں فاضل گنجائش کی موجودگی، (ii) شرح مبادلہ کا مستحکم ماحول، اور (iii) ایندھن کی سال بسال بنیاد پر پست قیمتیں۔ تاہم چند اشیا شہری باسکٹ میں غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی بڑھانے کا سبب بنیں۔

شہری غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی میں خدمات کے اشاریے میں مسلسل کمی مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران بھی جاری رہی تاہم اشیا کے اشاریے میں مہنگائی بڑھی کیونکہ زیر جائزہ عرصے کے دوران کپڑوں اور جو توں کے گروپ میں اضافہ دیکھا گیا۔ ٹیکسٹائلز میں اہم صنعتی خام مال کپاس کی قیمتیں مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران مسلسل بڑھتی رہیں کیونکہ اس کی پست ملکی پیداوار کی بنا پر طلب اور رسد کا فرق مسلسل بڑھتا رہا۔ سوتی دھاگے کی قیمتوں میں اضافے کی بنا پر سوتی

### شکل 3.17: غیر غذائی غیر توانائی کے غیر تبدیل شدہ اجزا

مہینوں کی تعداد

Motor vehicle tax, 12	Accommodation services, 10	Postal services, 9	Communication apparatus, 9
Newspaper, 12	Electrical Appliances, 9	Footwear, 7	Woolen garment, 6
Communication services, 11	Education, 8	Transport services, 6	Marriage hall, 6
		Text books, 6	Personal effects, 6

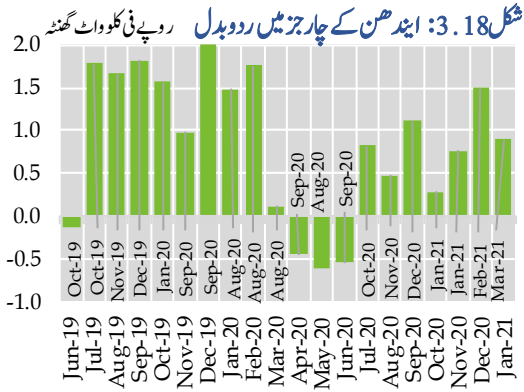
Source: Pakistan Bureau of Statistics

مستحکم مہنگائی کے تناظر میں، لاک ڈاؤن کے بعد کے حالات کا تجزیہ کیا جائے تو مارچ 2020ء کے بعد گزشتہ 12 ماہ میں سے کم از کم 6 ماہ کے دوران غیر غذائی غیر توانائی اشیا میں سے تقریباً 30 فیصد کی قیمتیں تقریباً جوں کی توں ہیں (صفر سے 0.05 فرق) (شکل 3.17)۔<sup>27</sup> برقرار اشاریے ان اشیا کی کمزور طلب کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ عالمی منڈی میں دھاتوں اور ایندھن کی گرتی ہوئی قیمتوں کے ساتھ ساتھ اس ٹیکس ریلیف کو بھی ظاہر کرتے ہیں جو حکومت نے مالی سال 20ء کے بجٹ میں دیا، مثلاً موٹروہیکل ٹیکس وغیرہ۔

<sup>26</sup> جب سے جدا جدا اشاریوں کی طباعت ہو رہی ہے دیہی غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی اپنے شہری مقابل کو پیچھے چھوڑ چکی ہے۔ تاہم جنوری 2020ء کے بعد یہ فرق نمایاں طور پر بڑھ گیا۔ اس عرصے کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دیہی علاقوں میں مکان کا کرایہ، تعمیراتی خام مال اور اجروں کی شرح، پانی کی فراہمی، گھریلو فرنیچر اور متفرق اشیا اور خدمات کی مہنگائی شہری علاقوں کی نسبت نمایاں طور پر بلند رہی۔ شہری اور دیہی علاقوں کی قوزی مہنگائی میں فرق کی ایک اہم وجہ صرف کی مختلف باسکٹ ہیں (دیہی غیر غذائی غیر توانائی باسکٹ میں تقریباً 137 اشیا ہیں جبکہ شہری غیر غذائی غیر توانائی باسکٹ 1236 اشیا پر مشتمل ہے۔ دونوں زمروں میں مشترک اشیا کی تعداد صرف 124 ہے۔ اس دیہی باسکٹ کی تقریباً 113 اشیا وہ ہیں جو شہری باسکٹ میں شامل نہیں)، جبکہ وزن میں بھی فرق ہے۔

<sup>27</sup> دوران سال بعض اشیا کے اشاریے میں عموماً تبدیلی آتی ہے جیسے موٹروہیکل ٹیکس، ڈاک خدمات اور اخبارات وغیرہ۔ تاہم دیگر اشیا جیسے ذاتی اثرات، برقی آلات اور ٹرانسپورٹ خدمات دوران سال بار بار تبدیل ہوتی ہیں۔

### توانائی کی مہنگائی دوبارہ پلٹ آئی



Note: x-axis indicate months for which fuel charge adjustment was charged  
Source: NEPRA

ادھر، اہندہ صحن کی ملکی قیمتیں عالمی قیمتوں میں اضافے کی پیروی میں زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران بڑھ گئیں۔<sup>29</sup> تاہم کووڈ کی وبا سے منسلک عالمی طلب کی سست روی کی بنا پر اہندہ صحن کی قیمتوں میں جو کمی آئی تھی وہ مئی سال 2021ء کی تیسری سہ ماہی میں بھی سال بسال بنیاد پر مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت پر اپنا اثر ڈالتی رہی۔ چنانچہ شعبہ توانائی کے مسائل کے حل کے لیے بجلی کے نظر ثانی شدہ نرخوں نے مئی سال 2021ء کی تیسری سہ ماہی میں توانائی کی مجموعی مہنگائی بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا۔

مالی سال 21ء کی بجلی ششماہی میں توانائی کی مہنگائی شہری اور دیہی دونوں زمروں میں پست سطح پر رہی۔ تاہم مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران یہ رجحان بدل گیا اور مہنگائی گزشتہ دو مسلسل سہ ماہیوں میں تقلیل کے اندراج کے بعد پلٹ آئی۔ تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ توانائی کے اشاریے میں بڑے اضافے کا تعلق بجلی کے نرخ بڑھانے جانے سے ہے۔ جبکہ موثر اہندہ صحن اور مائع ہائڈرو کاربنز کے اشاریوں نے بدستور قیمتوں میں کمی ظاہر کی ہے اور گیس کا اشاریہ جوں کا توں رہا ہے۔

بجلی کے معاملے میں نمایاں سال بسال اضافہ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران دیکھنے میں آیا جب حکام نے توانائی کے شعبے میں گردش کرنے والے رقم کو محدود رکھنے کے لیے بعض اہم پالیسی اقدامات نافذ کرنے کی کوششیں بڑھادیں۔ وہ اقدامات یہ تھے: (i) نیپرا کی طرف سے تمام صارفین (بشمول 50 یونٹ ماہانہ تک استعمال کرنے والے سب سے چھوٹے صارفین<sup>28</sup>) کے لیے تقسیمی کمپنیوں (ڈسکوز) کے بنیادی نرخ میں اضافہ (ii) مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی اور تیسری سہ ماہی کا دسمبر 2020ء کا اعلامیہ اور چوتھی سہ ماہی کا فروری 2021ء کا اعلامیہ جن میں نرخوں میں سہ ماہی رووبدل (کیوٹی اے) کیا گیا۔ نیز، اہندہ صحن کے اخراجات میں ماہانہ رووبدل نے بھی مہنگائی بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا (شکل 3.18)۔

<sup>28</sup> بنیادی نرخ میں 1.95 روپے فی کلوواٹ گھنٹہ اضافہ کیا گیا۔

<sup>29</sup> تیل کی عالمی قیمتوں میں حالیہ اضافے سے (وکیٹین کی آمد کے ساتھ) عالمی نمونے کے بہتر امکانات کی عکاسی ہوتی ہے جس سے تیل میں مرکز سرگرمیوں کی طلب بڑھ سکتی ہے۔ تیل کی قیمتوں میں اضافے کا سبب عالمی سرگرمیوں کی بحالی کے علاوہ یہ بھی ہے کہ اوپیک کے بعض ممالک نے تیل کی پیداوار کم کر دی ہے۔